نقش آغاز　　راشد الحق سمیع

افغانستان کے بعد اگلا نشانہ پاکستان

ابھی سقوط امارت اسلامیہ افغانستان کے حادثے کے زخموں سے خون رس رہا ہے اور دلوں سے دھواں اٹھ رہا ہے' آنکھیں پرنم ہیں اور مسلمانوں کے جگر پاش پاش ہیں اور ابھی تک سرحد کے اس پار خونِ مسلم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور آگ و آہن کی بارش جوں کی توں جاری ہے' بے گور و کفن لاشیں قبروں میں اتاری جارہی ہیں اور انسانیت کو سرزمین افغانستان پر امریکی درندے ننگا کر کے روندرہے ہیں اس طرفہ تماشہ پر آسماں بھی خاموش ہے اور زمیں بھی گنگ ''مہذب'' دنیا فرحاں وشاداں اور عالم اسلام ساکت و بے حس۔

ان امریکی ''نوازشات'' کی بدولت پاکستان کی مغربی سرحد جو کہ مکمل طور پر طالبان کے اقتدار کے خاتمہ کے بعد غیر محفوظ ہوگئی تھی تو مشرقی سرحد پر بھی امریکی ایماٗ اور ایک منظم سازش کے نتیجہ میں ہندوستانی افواج کا ہجوم لا کھڑا کر دیا گیا اور اب طبلِ جنگ جس کا سوئچ واشنگٹن میں ہے بظاہر بجا ہی چاہتا ہے اور فتنہ شورِ قیامت برپا ہونے کو ہی ہے۔ افغانستان کے شکار کے بعد اب پاکستان بھی جارحیت کی زد میں ہے اور ملک پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں شکوک وشبہات میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے اور ملکی اقتصادی ترقی کا پہیہ بھی رک گیا ہے۔ یہ سب اقدامات اور سازشیں جو حکمرانوں کی بند آنکھوں پر اب عیاں ہورہی ہیں اور یہ اپنے سابقہ فیصلوں پر دل میں پچھتا رہے ہیں لیکن اب انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آرہا اور نہ ہی اس کے حلیف اس مشکل گھڑی میں اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لیکن ان خدشات کا اظہار ملک کی محبِ وطن دینی اور سیاسی جماعتوں کے اتحاد ''دفاع پاکستان وافغانستان کونسل'' نے بہت پہلے حکمرانوں اور قوم کو بتا دیا تھا کہ خدارا طالبان کے ساتھ غداری نہ کریں اور اپنی پیٹھ میں چھرا نہ گھونپیں ورنہ اس کے بعد آپ کی باری ہے اور پھر آپ جس بے وفا صنم (امریکہ) پر جی جان سے فدا ہو رہے ہیں اور جس سے آپ کو وفاشعاری کی امید ہے وہ آپ کا محبوب حقیقی نہ کبھی رہا ہے اور نہ کبھی بن سکتا ہے وہ تو ایک اژدھا ہے جو اپنی ضرورت اور مفاد کے لئے اپنے بچوں کو بھی نگل جاتا ہے اور ڈسنا اس کی فطرت میں شامل ہے تو منصوبے کے مطابق اس نے ڈسنا شروع کر دیا ہے۔ طالبان کے اقتدار کے خاتمہ کے فوراً بعد اب امریکہ نے ہندوستان کو برانگیختہ کیا ہے کہ اب پاکستان کی باری ہے' اس کے ایٹمی پروگرام کی باری ہے' اس کے مدارس' اور دینی مراکز مذہبی اور جہادی تنظیموں کو ملیامیٹ کرنے کی باری ہے' پاکستان سے دینی روح نکالنے کی باری ہے' کشمیر کا قضیہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی باری ہے' انڈین وزیراعظم واجپائی' امریکی صدر بش' برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر اور اسرائیلی وزیرخارجہ شمعون پیریز پاکستان کے خلاف سب ہم موقف

اور ہم زباں ہیں۔ان کے پاکستان کے بارے میں عزائم ایسے کھل کر سامنے آگئے ہیں کہ اب مزید کسی بھی غلط فہمی اور خوش فہمی میں بتلا نہیں ہونا چاہیے۔لیکن افسوس کہ پاکستان کے موجودہ حکمران امریکی غلامی میں اس قدر راندھے ہو چکے ہیں کہ جہادی تنظیموں پر پابندی لاگو کر چکے ہیں۔فوج کے مقبوضہ کشمیر کا شعبہ بند کیا جاچکا ہے۔ملک بھر میں مذہبی جماعتوں اور دینی مدارس پر چھاپے مارے جارہے ہیں اور ہندوستانی حکمرانوں سے التجائیں کی جارہی ہیں' ان سے مصافحہ اور مذاکرات کی منتیں کی جارہی ہیں۔لیکن اس کے باوجود ہندوستان کا غرور آسمان کو چھو رہا ہے اور ہمارے حکمرانوں کی بزدلی زمین کی پستیوں کو پہنچ چکی ہے۔پوری قوم کی عزت حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کے باعث برباد کی جارہی ہے۔چودہ سو سالہ تاریخ میں اس قدر غیر ذمہ داری اور بزدلی کا کسی بھی مسلم حکمران نے مظاہرہ نہیں کیا ہوگا۔ہم زندہ رہنے اور نام نہاد ترقی کے شوق میں کس قدر پست ہو گئے ہیں لیکن دوسری جانب دباؤ ہے کہ بڑھتا ہی چلا جارہا ہے مطالبات کی نت نئی فہرستیں آرہی ہیں۔اور ہم انہیں بڑی تابعداری کے ساتھ پورے کررہے ہیں۔لیکن کیا ان اقدامات سے بھارت مطمئن ہو جائے گا؟ کیا وہ دوبارہ مستقبل میں پاکستان کے خلاف جارحیت کا ارادہ ترک کردے گا؟ اور کیا وہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دے گا؟ ان تمام سوالات کا جواب نفی میں ہے لیکن پھر بھی ہم اپنی پچپن سالہ جدوجہد سے دستبردار ہو رہے ہیں اور ہمارے ہاتھ کچھ بھی نہیں آرہا اس تمام صورتحال میں امریکہ اور مغرب کا جھکاؤ واضح طور پر ہندوستان کی جانب ہے اور ٹونی بلیئر نے تو اسلام آباد میں ہی دہشت گردی بند کرنے کے لئے کہہ دیا ہے۔کیا ہندوستانی اور اسرائیلی افواج ریاستی دہشت گردی نہیں کررہے ہے؟ انہیں کیوں کھلا چھوڑا گیا ہے؟ پھر دہشت گردی کی تعریف ابھی تک تو اقوام متحدہ بھی نہیں کرسکی۔اس تمام کھیل اور دباؤ کے دو بڑے اہم مقاصد ہیں۔

(۱) کہ پاکستان ہمیشہ کے لئے اپنی کشمیر پالیسی کو خیرباد کہہ دے اور کشمیر ہندوستان کے مستقل قبضہ میں چلا جائے۔

(۲) پاکستان کے اندر مذہبی جماعتوں' جہادی تنظیموں اور دینی اداروں کو کرش کیا جائے تاکہ فلسفہ جہاد اور خودداری کے درس دینے والے عناصر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں۔یہی بنیادی مقاصد ہیں اور یہ مقاصد موجودہ حکمرانوں کی بدولت دشمنوں کو حاصل ہو کے رہیں گے۔معلوم نہیں کہ سیاسی جماعتیں اور عوام کیوں گنگ ہیں؟

ان اداراتی سطور کی تحریر کے بعد صدر پاکستان کا افسوسناک خطاب بھی سامنے آیا اس پر فوری ردعمل کے طور پر یہ چند معروضات بھی پیش خدمت ہیں۔

صدر کا خطاب یورپ' امریکہ' عالم کفر اور بھارت کے مطمئن کرنے کے لئے تھا پاکستانی عوام کو تو مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا۔الٹا قوم کو یہ نوید بھی سنائی گئی کہ اب نئے مدارس اور نئی مساجد کی تعمیر پر پابندیاں عائد کردی گئیں اور جہاد کے نام لیواؤں پر پاکستان کی سرزمین تنگ کردی گئی۔بظاہر یہاں پر اسلامی قوانین اور دینی اقدار پر عمل کرنا اب جوئے شیر لانے کے مترادف بنا دیا گیا ہے اور عملاً ملک کو سیکولرازم کی طرف ڈال دیا گیا۔لاؤڈ اسپیکر کے غلط استعمال کے بہانے سے جمعہ کا خطاب بھی کل پرسوں بند کردیا جائے گا اور عرب ملکوں کی طرح سرکاری فراہم کردہ خطبہ خطیبوں کو

تھما دیا جائے گا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ تنگ نظری اور آزاد انسانوں کو غلام بنانے کا عمل فسطائیت اور بدترین آمریت کی غمازی کرتا ہے۔ لیکن پاکستانی حکمران یہ یاد رکھیں کہ پاکستان، مصر، ترکی، شام اور تیونس نہیں۔ یہاں پر آپ کے دین دشمن اقدامات پر تنقید بھی ہوگی اور احتجاج بھی ہوگا، ابھی علماء اور قوم اتنے بے حس نہیں ہوئے اور نہ ہی اتنے گئے گزرے ہیں۔ یہ ملک دوقومی نظریہ کی بنیاد پر لاکھوں جانوں کی قربانیوں کے بعد اسلام ہی کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ حکمرانوں کے منفی اقدامات دوقومی نظریہ اور آئین پاکستان سے سراسر انحراف کے زمرے میں آتے ہیں۔ پھر قوم کو یہ سمجھ نہیں آرہی کہ انڈیا کا سارا غصہ علماء اور مذہب سے وابستہ طبقے پر کیوں نکالا جارہا ہے؟ اس وقت تو آپ کا مقابلہ دشمن ہندوستان سے ہے۔ آپ سپہ سالار ہیں، یہ سیاست اور خطابت کے جوہر آزمانے کا وقت نہیں بلکہ زور بازو آزمانے کا موقعہ ہے۔ یہ قوم میں تفرقے، پابندیاں لاگو کرنے، انتشار اور افتراق پیدا کرنے کا وقت نہیں بلکہ قوم اور اس کے منتشر شیرازے کو اکٹھا کرنے کا مرحلہ ہے۔ اس وقت جہادی تنظیموں پر پابندی بھی نہایت ہی باعث مذمت ہے اور اس کا نقصان خود پاکستان کو ہی اٹھانا پڑے گا۔ تحریک آزادی کشمیر کو ایسے نازک وقت میں دھچکا پہنچایا گیا ہے جبکہ ہندوستان اور اس کی افواج کا مورال گر گیا ہے۔ المختصر مشرف حکومت کے اب تک کئے گئے تمام اقدامات ناقابل سمجھ اور انتہائی ناعاقبت اندیشانہ ہیں۔ اسی طرح تحریک نفاذ شریعت محمدیہؐ پر پابندی بھی امریکہ کو خوش کرنے کے لئے لگائی گئی ہے ورنہ اس کا قتل وقتال اور فرقہ واریت سے کیا تعلق ہے؟

علماء اور محب وطن سیاسی جماعتوں کو ان منفی اقدامات پر خاموشی اور کم ہمتی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے یہ امتحان وآزمائش کی گھڑی ہے۔ اگر ہم ثابت قدم رہیں اور اپنی پُرامن تحریک جاری رکھیں تو نہ امریکی استعمار اور نہ اس کے ایجنڈے کے علمبردار یہاں ٹھہر سکیں گے اور نہ سیکولر اور لادینی سیاست کے نعرے لگانے والے یہاں قدم جما سکیں گے اور نہ بزدل ہندوستان پاکستان کو آنکھیں دکھا سکے گا۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمہ ء توحید سے

ایک عظیم مخلص و مشفق، علمی شخصیت کی جدائی

گزشتہ سال جو اپنے خونبار دامن میں بہت کچھ بہا کر لے گیا وہیں یہ جاتے جاتے علمی دنیا کو بھی سوگوار کر گیا اور علمی بزم سے ایک ایسے روشن ستارے کو بھی اچک کر لے گیا جسکی تلاش میں اب بہت سے سورج بھی روشن کئے جائیں لیکن اس کا دیکھنا اور طلوع ہونا اب محال ہے۔